کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل

تلخیصِ

سراجی شریف

بفیضان نظر ۔۔ استاذ العلماء سید خادم حسین مدنی

کاوش : نیاز رضا عطاری

جامعۃ المدینہ فیضانِ احمد رضا (نارتھ کراچی)

01

سوال :- علم الفرائض کی اہمیت حدیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کریں۔؟
جواب :- (تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَ عَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنَّهَا نِصْفُ الْعِلْمِ)۔ (الحدیث)

سوال :- علم الفرائض کی تعریف، موضوع غرض و غایت بیان کریں۔؟
جواب:- علم فرائض کی تعریف :- وہ علم جس میں فقہ اور حساب کے اصولوں کے ذریعے ترکہ میں سے ہر ایک کے حصے کو جاننا علم الفرائض کہلاتا ہے۔
علم فرائض کی غرض وغایت :-
میت کی میراث کو وارثین میں ان کے حقوق کے مطابق تقسیم کرنا ہے۔
علم فرائض کا موضوع :-
وارث اور ترکہ (یعنی وہ جائداد جسے میت نے بوقت وفات چھوڑی ہو۔)ہے۔

میت کے حقوق

سوال :- میت کے ترکے کے ساتھ کتنے حقوق متعلق ہوتے ہیں ۔؟
جواب :- میت کے ترکے کے ساتھ چار حقوق متعلق ہوتے ہیں
1) تجہیز و تکفین بغیر اسراف و نقصان کے۔
2) قرضہ ادا کرنا تجہیز و تکفین کے بعد ۔
3) تہائی سے وصیّت پوری کرنا تجہیز و تکفین کے بعد
4) اسکے بعد جو بچے وارثوں میں تقسیم کرنا ۔

اصحاب فرائض

سوال :- ترکے کے مستحقین کتنے افراد ہیں اور کون کون سے ہیں نیز ترتیب بھی بیان کریں۔؟

جواب :- ترکے کے مستحقین دس افراد ہیں جن میں ترتیب اس طرح ہے۔

1 ذی فرائض
2 عصبہ نسبی
3 عصبہ سببی
4 معتِق کے عصبہ بالترتیب
5 ذی فرائض
6 ذوی الارحام
7 مولی الموالات
8 مقَرلہ بالنسب علی الغیر
9جس کیلئے تہائی سے زیادہ وصیّت ہو
10بیت المال/فقراء ومساکین میں تقسیم

موانع ارث

سوال :- موانع ارث یعنی وراثت سے محروم کرنے والی کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں۔؟

جواب :- وراثت سے محروم کرنے والی چار چیزیں ہیں۔

1 :- غلام ہونا , برابر ہے کہ غلام کامل ہو یا ناقص(جیسے مدبر ، مکاتب ، ام ولد)

2 :- ایسا قتل کہ جس کے ذریعے قصاص یا کفارہ واجب ہو ۔
(عاقل بالغ وارث کا میّت کو بلاوجہ قتل کرنا)

3 :- اختلاف دین یعنی وارث و میّت کا دِین جدا ہو ۔

4 :- اختلاف دارین یعنی وارث و میّت کا وطن الگ ہو ۔

سوال:- قرآن پاک میں وارثوں کے کتنے حصے بیان کیے گئے ہیں۔؟
جواب :- قرآن مجید میں وارثوں کے 6 حصے بیان کئے گئے ہیں۔ اسکی دو اصناف ہیں
صنف اول۔۔
نصف(1/2)
ربع(1/4)
ثمن(1/8)
صنف ثانی۔۔
ثلث(1/3)
ثلثان(2/3)
سدس(1/6)

اصحابِ فرائض

سوال :- اصحاب فرائض (جن کا قرآن پاک میں حصہ مذکور ہے) وہ کتنے افراد ہیں اور کون کون سے ہیں۔؟
جواب :- وراثت پانے والے 12 افراد ہیں
چار مرد ہیں اور آٹھ عورتیں ۔

سوال :- اصحاب فرائض میں سے مردوں کے نام اور اُن کے احوال سپرد قلم کریں ۔؟
جواب :- اصحاب فرائض کے 4 مرد یہ ہیں :
(1) باپ
(2) جد صحیح یعنی دادا،پر دادا۔ (اوپر تک)
(3) اخیافی بھائی (ماں کی جانب سے جو ہو ۔)
(4) شوہر۔

(1) میّت کے باپ تین احوال ہیں ۔
1)باپ مع بیٹا/پوتا :- سدس
2)باپ مع بیٹی/پوتی :- سدس مع عصبہ
3)باپ بغیر اولاد :- عصبہ

(2) میّت کے دادے کے چار احوال ہیں ۔
1)دادا مع بیٹا/پوتا :- سدس
2)دادا مع بیٹی/پوتی :- سدس مع عصبہ
3)دادا بغیر اولاد :- عصبہ
4)دادا مع باپ :-محروم

(3) اخیافی بھائی اور بہن کے تین احوال ہیں ۔
1)ایک ہوگا :- سدس
2)دو یا زیادہ ہوں تو :- ثلث
3)میت کے اصول و فروع کے ساتھ ہو تو :- محروم ۔

(4) شوہر کر دو احوال ہیں۔
1) شوہر مع اولاد :- ربع
2) شوہر بغیر اولاد :- نصف

سوال :- اصحاب فرائض میں عورتیں کتنی مذکور ہیں اور اُن کے احوال سپرد قلم کریں.؟
جواب :- اصحاب فرائض کی 8 عورتیں یہ ہیں ۔
(1)بیوی۔
(2) بیٹی۔
(3) پوتی۔ (نیچے تک)
(4) حقیقی بہن۔

(5) باپ شریک بہن۔
(6) ماں شریک بہن۔
(7) ماں۔
(8) اورجدّہ صحیحہ۔ دادی پردادی

(1)میت کی بیوی کے دو احوال ہیں ۔
1)بیوی مع اولاد :- ثمن
2)بیوی بغیر اولاد :- ربع

(2) بیٹی کے تین احوال ہیں ۔
1)ایک بیٹی :- نصف
2)دو یا زیادہ :- ثلثان
3) بیٹی مع بیٹا :- عصبہ

(3) پوتی کے چھ احوال ہیں ۔
1) ایک پوتی :- نصف
2)دو یا زیادو :- ثلثان
3) پوتی مع بیٹی :- سدس
4) پوتی مع دو بیٹیاں :- محروم
5)پوتی مع دو بیٹیاں+پوتا یا پرپوتا :- عصبہ
6) پوتی مع بیٹا :- محروم

(4)نسبی بہن کے پانچ احوال ہیں ۔
1)ایک ہو تو :- نصف
2)دو یا زیادہ :- ثلثان
3)بہن مع بھائی :- عصبہ
4)بہنیں مع بیٹیاں یا پوتیاں :- عصبہ
5)بہن مع بیٹا، پوتا، باپ، دادا :- محروم

(5)علاتی بہن کے سات احوال ہیں
1)ایک ہو تو :- نصف
2)دو یا زیادہ :- ثلثان
3)علاتی بہن مع نسبی ایک بہن :- سدس
4)علاتی بہن مع نسبی دو بہنیں :- محروم
5)علاتی بہن مع علاتی بھائی :- عصبہ
6)علاتی بہن یاعلاتی بھائی+بیٹی، پوتی :- عصبہ
7)علاتی بہن یا علاتی بھائی+ بیٹا،پوتا،باپ، :- محروم امام اعظم کے نزدیک :- دادا کے ہوتے ہوئے بھی محروم ہوگی ۔

(6) اخیافی بہن کے بھی وہی تین احوال ہیں جو اخیافی بھائی کے ہیں۔

(7)ماں کے تین احوال ہیں ۔

1)ماں مع اولاد یا ماں مع دو بھائی بہن=» سدس
2)ماں بغیر اولاد اور بغیر بھائی، بہن =» ثلث الکل
3)ماں باپ اورشوہر یا باپ اور بیوی کے ساتھ ہو تو =»مابقیہ کا ثلث
عند ابی یوسف :- دادا کے ہوتے ہوئے ماں کو مابقیہ کا ثلث ملے گا ۔
عند امام اعظم :- دادا کے ہوتے ہوئے ماں کو کل مال کا ثلث ملے گا۔

(8) جدّہ صحیحہ۔ دادی پردادی
دادی کو سدس ملے گا ۔
1) دادی فاسدہ کے بغیر دادی صحیحہ ہو =» سدس
2)ماں کے ہوتے ہوئے دادی محروم ہوگی ۔
3)باپ دادی کو محروم کرے گا نانی کو نہیں کرے گا ۔
4)قریب رشتےدار والی دادی دور والے کو محروم کرے گی ۔
5)نانی پر دادی کو محروم کرے گی ۔
6) دوطرفہ دادی ایک طرف والی دادی کو محروم نہیں کرے گی۔

عصبات کا بیان

سوال:- عصبہ کی تعریف بیان کریں۔؟
جواب:- عصبہ ؛ میت کے وہ رشتہ دار ہیں جن کا حصہ قرآن و حدیث میں متعین نہیں ہے؛ بلکہ وہ تنہا ہونے کی صورت میں تمام ترکہ، اور ذوی الفروض کے ساتھ باقی ماندہ ترکہ کے مستحق ہوتے ہیں ۔

سوال :- عصبہ کی اقسام بیان کریں۔؟
جواب :- عصبہ کی دو قسمیں ہیں :
(1) نسبی (2) سببی ۔

سوال:- عصبہ نسبی کی اقسام کو بالتفصیل لکھیں۔؟
جواب:- عصبہ نسبی کی تین قسمیں ہیں :
(۱) عصبہ بنفسہ
(۲) عصبہ بغیرہ
(۳) عصبہ مع غیرہ۔

عصبہ بنفسہ :
ہر اُس مذکر رشتہ دار کو کہتے ہیں جن کا میت سے رشتہ جوڑنے میں مؤنث کا واسطہ نہ آئے،
اِس کی بالترتیب یہ چار قسمیں ہیں :
1)جزء میت۔ بیٹا ، پوتا
2)اصل میت۔ باپ ، دادا
3)جزء باپ۔ بھائی ، بھتیجا
4)جزء دادا۔ چچا ، اسکی اسکے بیٹے

عصبہ بغیرہ :
وہ عورتیں ہیں جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں۔
یہ 4 ہیں۔
بیٹی ، پوتی ، سگی بہن اور علاتی بہن

عصبہ مع غیرہ :
وہ عورتیں ہیں جو فروعِ مؤنث (بیٹی، پوتی، پر پوتی الخ) کی وجہ سے عصبہ ہوتی ہیں

یہ صرف دو عورتیں ہیں :
1) حقیقی بہن، 2) علاتی بہن۔

سوال :- عصبہ بنفسہ کی چاروں اقسام کو بالتفصیل وضاحت کریں۔؟
جواب :- عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں
جزء میت
میت کا بیٹا،پوتا،پر پوتا، سکڑ پوتا؛الخ۔
اصلِ میت
میت کا باپ،دادا، پر دادا، سکڑ دادا؛ الخ۔
جزء باپ
حقیقی بھائی، علاتی بھائی، حقیقی بھتیجا، علاتی بھتیجا؛ الخ۔
جزء دادا
میت کا حقیقی چچا،علاتی چچا، حقیقی چچا کا بیٹا، علاتی چچا کا بیٹا؛الخ۔

سوال :- حجب کے کیا معنی ہے۔؟
جواب :- حجب کا معنی ؛- ایک وارث دوسرے کو نقصان پہنچائے ۔

سوال :- حجب میں نقصان کتنی طرح کا ہوتا ہے۔؟
جواب :- نقصان دو طرح سے ہوگا
1۔ ایک دوسرے کے حصے کو کم کرے گا
یہ پانچ ہیں
1۔بیوی 2۔شوہر 3۔ماں 4۔ پوتی 5۔ علاتی بہن
دوسری قسم حجب حِرمان :»
اسکے دو حصے ہیں

پہلا۔ وہ کہ جو کسی بھی طرح سے محروم نہیں ہوتے۔
یہ چھ افراد ہیں ۔
1۔ماں 2۔باپ 3۔شوہر 4۔بیوی 5۔بیٹا 6۔بیٹی

دوسرا۔ جو کبھی وارث اور کبھی مجحوب بنتے ہیں ۔
اسکے دو اصول ہیں ۔
1). ہر وہ شخص جسے میت کی طرف دوسرے شخص کی وجہ سے منسوب کیا جائے تو دوسرے شخص کے ہوتے ہوئے پہلا شخص وارث نہیں بنے گا سوائے اخیافی اولاد کے ۔

2) الاقرب فالاقرب :-
یعنی قریبی رشتہ دار کے ہوتے ہوئے دور والا رشتہ دار محروم ہو جائے گا ۔

نوٹ : عندنا :- محروم مجحوب نہیں کرتا ۔
عند ابن مسعود ؛- حجب نقصان کے طور پر مجحوب کرتا ہے۔
جو خود مجحوب ہو وہ دوسرے کو بھی مجحوب کرتا ہے یہ بالاتفاق ہے ۔

باب العول

سوال :- عول سے کیا مراد ہے۔؟ نیز اس کے کتنے اور کون کون سے مخارج ہیں۔؟
جواب :- وارثوں کے حصے ملائیں تو وہ مخرج عدد سے بڑھ جائیں ۔ اسے عول کہتے ہیں ۔
مخارج کل سات ہیں یعنی جن عددوں سے حصے بنتے ہیں وہ کل سات ہیں
جن کا کبھی عول نہیں آتا وہ چار ہیں۔
اثنان ، ثلاثہ ، اربعہ ، ثمانیہ

جن کا عول بنتا ہے وہ تین ہیں
ستۃ ، اثنا عشر ، اربعۃ و عشرون (6 - 12 - 24)

6 کا عول 10 تک آتا ہے۔
12 کا عول 13۔15 17 تک ہوتا ہے۔
24 کا عول صرف 27 آتا ہے۔

نوٹ :- ابن مسعود کے نزدیک :- 24 کا عول 31 تک آتا ہے ۔

نسبتیں

سوال :- نسبتیں کتنی اور کون کونسی ہیں ۔؟

جواب :- نسبتیں چار ہیں۔

1) تساوی

2) تداخل

3) توافق

4) تباین

سوال :- تساوی، تداخل، توافق اور تباین کی تعریفات مع امثلہ لکھیں۔؟

جواب :-

تساوی=» دو عدد ایک دوسرے کے برابر ہوں

جیسے: ورثہ 2 اور حصّے بھی 2 ۔

تداخل=»1) چھوٹا عدد بڑے عدد کو کاٹے

2) بڑا عدد چھوٹے عدد پر برابر بٹ جائے

3) چھوٹا عدد ایک یا دو بار بڑھائیں تو بڑے عدد کے برابر ہو جائے

4) چھوٹا بڑے کا جزء ہے

جیسے: 2 کا عدد 4 کو کاٹ رہا ہے ۔

توافق =»

چھوٹا عدد بڑے عدد کو نہ کاٹے بلکہ تیسرا عدد دونوں عدد کو کاٹے

جیسے: 2 کا عدد 4 اور 6 کو کاٹ رہا ہے ۔

تباین =» چھوٹا عدد بڑے عدد کو نہ کاٹے اور نہ ہی تیسرا عدد دونوں عددوں کو کاٹے

جیسے: 3 اور 4 یا 5 اور 7 وغیرہ

سوال:- دو عددوں کے درمیان تباین اور توافق کی معرفت کیسے ہو؟

جواب:- فائدہ :- دو مختلف عددوں کے درمیان تباین اور توافق کی معرفت یہ ہے کہ اکثر کو اقل پر تقسیم کر لیں حتی کہ کسی ایک عدد میں متفق ہو جائیں ۔

باب التصحیح

سوال :- تصحیح کی تعریف نیز تصحیح کے ساتوں قاعدے بھی تحریر کریں۔؟

جواب :- تصحیح کی تعریف :- جب عدد سہام عدد روؤس پر برابر تقسیم نہ ہو اور ان میں کسر واقع ہو تو اس کسر کو دور کرنے کا نام تصحیح ہے۔

پہلا قاعدہ

وارثوں کے حصے برابر برابر وارثوں میں بٹ جائیں تو تصحیح کی حاجت نہیں۔

دوسرا قاعدہ

وارثوں کے حصے کسی ایک گروہ پر برابر نہ بٹ سکیں

تو وارثوں اور انکے حصوں کو دیکھا جائے گا ان میں توافق ہے

تو وارث کے عدد کے وِفق کو لیکر اصلِ مخرج یا عول سے ضرب دیں گے۔

تیسرا قاعدہ
اگر ان میں توافق نہیں ہے تو وارثوں کے پورے عدد کو اصل مخرج میں ضرب دیں گے اور تباین ہے تو عول سے ضرب دیں گے ۔

چوتھا قاعدہ
اگر وارثوں کے حصے ایک سے زائد گروہ پر برابر نہ بٹ سکیں تو انکے عدد رؤوس میں نسبت دیکھیں گے
اگر برابری ہےتو وارثوں میں سے ایک کے عدد رؤوس کو اصل مخرج سے ضرب دی جائے گی ۔

پانچواں قاعدہ
اور اگر تداخل ہے تو بڑے عدد رؤوس کو اصل مخرج سے ضرب دیں گے ۔

سادس
اگر توافق ہو تو ایک کے وفق کو دوسرے کے عدد رؤس میں ضرب دیں اب جو جواب آئے اسے اصل مخرج سے ضرب دیں گے ۔

سابع
اگر تباین ہو تو ایک کے عدد رؤوس کو دوسرے کے عدد رؤوس میں ضرب دیں اب جو جواب آئے اسے اصل مخرج سے ضرب دیں گے۔

سوال :- ورثہ اور غرماء کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ لکھیں۔؟
جواب :- ورثہ اور غرما کے درمیان ترکہ تقسیم کرنے کا طریقہ:
جب ترکہ اور تصحیح کے درمیان نسبت تباین ہو تو۔
ہر وارث کے عدد سہام کو پورے ترکہ میں ضرب دیں پھر جو حاصل ہو اس کو اصل مخرج میں تقسیم کر دیں اب جو حاصل ہو وہ ہر وارث کا حصہ ہوگا ۔
قرضوں کو ادا کرنے کی معرفت کے بارے میں قاعدہ یہ ہے کہ ہر قرض خواہ کا قرضہ ہر وارث کے عدد سہام کے بمنزل ہے اور پورا قرضہ تصحیح کے بمنزل ہے ۔

باب التخارج

سوال :- تخارج کی تعریف لکھیں نیز تخارج کا طریقہ کار کیا ہے واضح کریں۔؟
جواب :- تخارج کی تعریف :- کوئی وارث دوسرے ورثہ کی رضا مندی سے اس شرط پر اپنا حقِ وراثت چھوڑ دے کہ اس کو ترکہ میں سے کوئی خاص چیز دے دی جائے تو اسے تخارج کہتے ہیں ۔
تخارج کی صورت میں تقسیم ترکہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تمام ورثہ کو شامل کر کے مسئلہ بنایا جائے پھر جو صلح کر کے الگ ہو گیا اس کے حصے کو کل مسئلے سے جدا کر کے جو باقی رہ جائے اس سے مسئلہ بنایا جائے ۔

رد کے قواعد
رد کی تعریف :- جب عدد سہام مخرج کم ہوجائے تو اس رد کہتے ہیں ، یہ عول کی ضد ہے ۔

1) قاعدہ
میت کے ایک ہی طرح کے وارث ہوں اور شوہر یا بیوی نہ ہو تو وارثوں کے عدد سے مسئلہ بنایا جائے گا ۔

2) قاعدہ
میت کے کئی طرح کے وارث ہوں اور شوہر یا بیوی نہ ہو تو وارثوں کے حصوں کو جمع کریں جتنے حصے بنتے ہیں ان سے مسئلہ بنایا جائے گا ۔

3) قاعدہ
میت کے ایک ہی طرح کے وارث ہوں اور شوہر یا بیوی ہو تو شوہر یا بیوی کے حصے سے مسئلہ بنایا جائے
اب شوہر یا بیوی کو حصہ دینے کے بعد جو بچے وہ بقیہ وارثوں میں تقسیم ہورہا ہے تو ٹھیک
ورنہ عدد رؤوس اور بچے ہوئے مال میں نسبت اگر تباین ہے تو عدد رؤوس کو اصل مخرج سے ضرب دیں
اور اگر توافق ہے تو عدد رؤوس کے وِفق کو اصل مخرج سے ضرب دیں گے ۔

4) قاعدہ
میت کے کئی طرح کے وارث ہوں اور شوہر یا بیوی بھی ہو تو شوہر یا بیوی کے حصے سے مسئلہ بنا کر انکو اپنا حصّہ دیں اب اگر بقیہ مال وارثوں میں تقسیم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ
بقیہ کو محفوظ کر کے دوسرے وارثوں کیلئے دوسرا مخرج بنا کر حصہ دیں گے اب بقیہ ورثہ کے عدد سہام کے مجموعے کو اصل مخرج سے ضرب دیں گے اسی مجموعے کو شوہر یا بیوی کے حصے سے اور محفوظ شدہ عدد کو بقیہ ورثہ کے حصوں میں ضرب دیں گے حاصل شدہ ضرب ہر ایک کا حصہ ہے ۔

سوال :- مقاسمہ جد کے بارے لکھیں ۔؟
جواب :- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین صحابہ رضی اللہ عنھم فرماتے ہیں :- سگی اولاد اور علاتی اولاد دادا کے ساتھ وارث نہیں بنے گی۔ (یہ امام اعظم کا قول ہے اور اسی پر فتوی ہے۔)

سوال :- مناسخہ کی تعریف بیان کریں ۔؟
جواب :- مناسخہ کی تعریف :- ولو صار بعض الانصباء میراثا قبل القسمۃ
مناسخہ کے معنی یہ ہے کہ مال کے بعض حصے تقسیم سے پہلے میراث بن جائیں۔
(مطلب یہ ہے کہ ایک میت کا مال اس کے وارثوں میں ابھی تقسیم نہ ہوا تھا کہ بعض وارث مر گئے ۔ لہذا اب اس میت کا مال اس مردہ کے وارثوں کو ملے گا۔)

سوال :- مناسخہ کا مسئلہ کیسے حل کریں گے ؟ بیان کریں ۔
جواب :- مناسخہ کا حل یہ ہے کہ پہلے میت اول کے مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور ہر وارث کو ترکہ سے حصہ دے دیا جائے، پھر میت ثانی کی مسئلہ کی تصحیح کی جائے اور دیکھا جائے کہ میت ثانی کے مافی الید (یعنی جو میت ثانی کو میت اول سے ملا ہے) اور میت ثانی کی تصحیح کے درمیان کونسی نسبت ہے تو تین احوال بنتے ہیں۔
1 :- اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان "نسبت تماثل " ہو تو کسی کی حاجت و ضرورت نہیں ۔
2 :- اور اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان "نسبت توافق " ہے تو تصحیح ثانی کے وفق کو تصحیح اول میں ضرب دیا جائے۔
3 :- اور اگر مافی الید اور تصحیح کے درمیان "نسبت تباین " ہے تو صحیح ثانی کے کل کو تصحیح اول کے کل میں ضرب دیا جائے ۔

پس مبلغ (حاصل ضرب) دونوں مسئلوں کا مخرج ہے۔
پس میت اول کے ورثہ کے (تصحیح اول سے ملے ہوئے) حصوں کو مضروب یعنی تصحیح ثانی یا تصحیح ثانی کے وفق میں ضرب دی جائے اور میت ثانی کے ورثہ کے (صحیح ثانی سے ملے ہوئے) حصوں کو نسبت توافق " کی صورت میں "مافی الید" کے وفق میں اور نسبت تباین " کی صورت میں "مافی الید " کے کل میں ضرب دی جائے ۔
اگر تیسرا یا چو تھا یا پانچواں مر جائے تو مبلغ کو مقام اول بنایا جائے اور تیسرے کو مقام ثانی بنایا جائے پھر چوتھے، پانچویں میں اسی طرح کریں۔

سوال :- ذی رحم کی تعریف بیان کریں ۔؟
جواب :- ذی رحم کی تعریف :- ذو الرحم ہو کل قریب لیس بذی سہم ولا عصبة " ذی رحم " میت کا وہ رشتہ دار وارث ہے جو فرض اور عصبہ نہ ہو"۔

سوال :- ذورحم کو وراثت ملے گی یا نہیں ؟ اختلاف ائمہ بیان کریں۔
جواب :- ہمارے اصحاب :- عام صحابہ کے نزدیک ذوی الارحام وارث بنیں گے۔ اور یہ ہی ہمارے اصحاب کا موقف ہے ۔
امام مالک اور شافعی :- زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ذوی الارحام کے لئے وراثت نہیں ہے اور مال کو بیت المال میں رکھا جائے گا۔

سوال :- ذوی الارحام کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں
جواب :- ذوی الارحام کی چار قسمیں ہیں ۔
1 :- جزء میت :- (جو میت کی اولاد میں ہو) یعنی جیسے نواسی ، نواسے اور پوتی کی اولاد ۔
2 :- اصل میت :- کہ میت جن کی اولاد ہو) جیسے فاسد دادی، فاسد دادا ۔ جیسا کہ ماں کا باپ اور ماں کی دادی کہ یہ میت کے فاسد دادا اور فاسد دادی ہیں۔

3 :- جزء اب میت :- (وہ جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں ہو) جیسے کہ میت کے بھانجے ، بھانجی یعنی میت کی اولاد ۔
4:- جزء جد میت :- (وہ جو میت کے دادا، نانا کی اولاد میں ہو) جیسا کہ ماموں ، خالہ، پھو بھی اور باپ کا ماں شریکا بھائی ۔
یہ لوگ اور ان کے علاوہ جو شخص ان کے ذریعہ سے میت کا رشتہ دار ہو گا وہ سب " ذی رحم " ہیں ۔

سوال :- ذوی الارحام کی کونسی قسم میت کے زیادہ اقرب ہے ؟ اختلاف ائمہ بیان کریں ۔
جواب :- پہلا قول :- ابو سلیمان نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابو حنیفہ رحمھم اللہ تعالی سے روایت کیا کہ " ان میں سب سے زیادہ اقرب 'صنف ثانی ہے اگر چہ اوپر تک ہو، پھر صنف اول اگر چہ نیچے تک ہو ، پھر صنف ثالث ہے اگر چہ نیچے تک ہو، پھر صنف رابع ہے اگر چہ بعید ہو۔
دوسرا قول :- " ابو یوسف اور حسن بن زیاد " نے ابو حنیفہ سے روایت کی اور ابن سماعہ نے محمد بن حسن سے انہوں نے ابو حنیفہ سے روایت کیا کہ "سب سے زیادہ اقرب "صنف اول " ہے پھر صنف ثانی ہے ، پھر صنف ثالث ہے ، پھر صنف رابع ہے ۔ جیسا کہ عصبات کی ترتیب ہے اور اسی کو لیا گیا ہے ۔
صاحبین کے نزدیک :- صنف ثالث یہ صنف ثانی (جد یعنی ماں کے باپ) پر مقدم ہے کیونکہ ان دونوں کے نزدیک ان میں سے ہر اپنی فرع سے اولی ہے اور صنف ثانی کی فرع اگر چہ نیچے تک ہو اپنی اصل سے اولی ہے ۔

سوال ؛- ذوی الارحام کی صنف اول میں ترکہ کی تقسیم کاری بیان کریں ۔؟
جواب :- صنف اول (پہلی قسم) کے ذی رحم وہ ہیں جو میت کی اولاد میں ہیں ۔

اس میں جس کا رشتہ میت سے قریب ہو گا وہ دور کے رشتہ دار کو محروم کر دے گا۔ جیسا کہ نواسی کے ہوتے ہوئے پوتی کی بیٹی کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ پوتی کی بیٹی، نواسی کے اعتبار سے میت سے دور ہے۔

اگر قریب ہونے میں سب برابر ہوں تو ان میں سے جو وارث کی اولاد ہو پہلے وہ مستحق ہو گا۔ یعنی جو خود تو ذی رحم ہے مگر ہے جس کی وہ اولاد ہے وہ میت کا وارث ہے تو یہ اس پر مقدم ہو گا جو خود بھی ذی رحم ہے اور جس کی وہ اولاد ہے وہ بھی ذی رحم ہے۔

مثال :- جیسا کہ ایک شخص نے پوتی کی بیٹی اور نواسی کی بیٹی چھوڑی تو اگرچہ یہ دونوں ذی رحم ہیں مگر پوتی کی بیٹی، نواسی کی بیٹی پر مقدم ہو گی یعنی پوتی کو بیٹی کو حصہ ملے گا جبکہ نواسی کی بیٹی محروم رہے گی، کیونکہ نواسی کی بیٹی خود بھی ذی رحم ہے اور جس کی وہ بیٹی ہے (نواسی) وہ بھی ذی رحم ہے بخلاف پوتی کی بیٹی کے، کہ اگر چہ وہ خود تو ذی رحم ہے ہے مگر جس کی وہ بیٹی ہے وہ ذی رحم نہیں بلکہ کبھی ذی فرض ہوتی ہے اور کبھی عصبہ ہوتی ہے (یعنی وہ وارث ہے)۔

اگر سب قریب رشتہ کے ہیں، یا سب دور رشتہ کے ہیں اور ان میں سے کوئی وارث کی اولاد نہیں یا سب وارث کی اولاد ہیں غرض کہ کوئی کسی سے بڑھ کر نہیں تو : جو لڑکوں کی اولاد میں ہو گا وہ دگنا پائے گا اور جو لڑکیوں کی اولاد میں سے ہے وہ ایک حصہ ائے گا خواہ وہ ذی رحم خود لڑکا ہو یا لڑ کی ہو (یعنی جس کی وہ اولاد ہے اس کا اعتبار ہو گا ذی رحم کا نہیں)۔

مثال :- جیسا کہ ایک شخص نے نواسے کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا چھوڑا، تو مال کے تین حصے کر کے نواسے کی بیٹی کو دو دیئے جائے گے اور نواسی کے بیٹے کو ایک دیا جائے گا۔ کیونکہ نواسے کی بیٹی اگر چہ خود لڑکی ہے لیکن وہ دگنا پائے گی کیونکہ مرد (نواسے) کی بیٹی ہے اور نو اسی کا بیٹا اگرچہ خود لڑکا ہے مگر ایک حصہ پائے گا کیونکہ وہ عورت (نواسی) کا بیٹا ہے۔

اگر سب ذی رحم اس بات میں بھی برابر ہیں کہ یا تو سب مرد کی اولاد ہیں یا سب عورت کی اولاد ہیں تو : اب ان میں لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ ملے گا۔
مثال :- کسی نے نواسہ اور نواسی چھوڑی تو کل کے تین حصے کر نواسے کو دو حصے اور نواسی کو ایک حصہ ملے گا ۔

سوال :- صنف ثانی (دوسری قسم) کے ذی رحم میں ترکہ کی تقسیم کاری کا طریقہ بیان کریں ۔؟
جواب :- صنف ثانی (دوسری قسم) کے ذی رحم وہ ہے جن کی اولاد میں میت ہے جیسے ناناوغیرہ ۔
ان میں بھی جس کا رشتہ میت سے قریب ہو گا وہ دور والے کو محروم کر دے گا ۔
مثال :- جیسا کہ "ماں کا باپ " اور " ماں کا نانا", ان میں ماں کا باپ حصہ پائے گا اور ماں کا نانا محروم ہو گا۔
اگر اس قریب ہونے اور دور ہونے میں برابر ہوں تو جس ذی رحم کارشتہ وارث کے ذریعہ سے ہو گا وہ وارث ہو گا اور جس کارشتہ میت سے ذی رحم کے ذریعہ ہو گا وہ محروم ہو گا ۔

مثال :- جیسا کہ اس شخص نے اپنی ماں کا دادا " اور اپنی "ماں کا نانا " چھوڑا ، تو ماں کا نانا کو حصہ ملے گا اور ماں کا دادا محروم رہے گا, کیونکہ ماں کے دادا کار شتہ میت سے ماں کے باپ کے ذریعہ سے ہے اور وہ (ماں کا باپ) ذی رحم ہے۔ تو ماں کا دادا خود بھی ذی رحم اور جس کے ذریعے اس کا رشتہ ہے وہ بھی ذی رحم ہے۔
اور ماں کے نانا کا رشتہ میت کی ماں کی ماں کے ذریعے سے ہے اور ماں کی ماں صحیح دادی ہے اور وہ وارث ہے ۔
ان کے تمام حکم پہلی قسم کے ذی رحم وارثوں کی طرح ہے۔

سوال :- ذوی الارحام کے صنف ثالث (تیسری قسم) کے ذی رحم میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ بیان کریں ۔؟

جواب :- صنف ثالث (تیسری قسم) کے ذی رحم وہ ہیں جو میت کے ماں باپ کی اولاد میں ہو ۔

ان کے حکم بھی وہی ہیں جو پہلی قسم کے ذی رحم کے تھے۔

یعنی جس کا رشتہ میت سے قریب ہو گا وہ دور والے ذی رحم کو محروم کر دے گا۔

اسی طرح جو ذی رحم کسی وارث کے ذریعہ سے میت سے رشتہ رکھتا ہو گا وہ اس ذی رحم کو محروم کر دے گا جو ذی رحم کے ذریعے سے میت سے رشتہ رکھتا ہو گا۔

مثال :- جیسا کہ بھائی کے بیٹے کی بیٹی اور بہن کی بیٹی کا بیٹا۔ کہ اس صورت میں بھائی کے بیٹے کی بیٹی، بہن کی بیٹی کے بیٹے کو محروم کر دے گی کیونکہ اس کا رشتہ بھانجی کے ذریعہ سے ہے اور وہ عصبہ ہے ۔ باقی تمام مسائل اس کے بھی پہلی قسم کے ذی رحم لوگون کی طرح ہیں ۔

سوال :- ذوی الارحام کی صنف رابع (چوتھی قسم میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ بیان کریں ۔؟

جواب :- صنف رابع (چوتھی قسم) میں وہ ذی رحم ہیں جو میت کے دادا، نانا کی اولاد میں ہوں ۔

اگر ایک ہی ذی رحم ہے دوسرا نہیں تو یہ ہی پورا مال لے گا۔ کیونکہ اس کا مقابل موجود نہیں ۔

اگر اس قسم کے کئی ذی رحم ہیں تو دیکھا جائے گا کہ ان سب ذی رحم وارثوں کا رشتہ میت سے ایک ہی طرف سے ہے یا الگ الگ طرف سے ۔

ایک طرف سے رشتہ ہونے کا یہ مطلب ہے کہ سب کا رشتہ میت کے باپ کی طرف سے ہو۔ جیسے میت کی پھوپھیاں اور اخیافی یا سب کا رشتہ ماں کی طرف سے ہو جیسے میت کی خالہ ، ماموں ۔

اگر کوئی ذی رحم ایک ہی طرف کے رشتہ والے یعنی فقط ماں یا فقط باپ کی طرف کے پائے گئے تو ان میں سے جس کا رشتہ مضبوط ہو گا وہ میراث پائے گا اور کمزور رشتہ والا محروم ہوگا ۔
"ل مضبوط رشتہ سے مطلب یہ ہے کہ اس کا رشتہ میت سے دو طرف سے ہو اور کمزور رشتہ سے مطلب یہ ہے کہ اس کا رشتہ ایک ہی طرف سے ہو۔
مثال :- جیسا کہ میت کی دو پھوپھیاں ہیں ، ایک تو باپ کی سگی بہن اور دوسری باپ شریکی بہن یا ماں شریکی بہن ، تو باپ کی سگی بہن حصہ پائے گی اور باپ کی ماں شریکی بہن محروم ہو گی ، اس لئے کہ سگی کارشتہ میت کے باپ سے
دو طرف سے ہے اور ماں شریکی کا ایک طرف سے ہے ۔ مثال 2۔ اسی طرح اگر دو پھوپھیاں ہیں ۔ ایک تو باپ کی باپ شریکی بہن ہے اور دوسری ماں شریکی بہن ہے تو ماں شریکی بہن محروم رہے گی کیونکہ کا باپ کا رشتہ ماں کے رشتہ سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے ۔ ان میں جب ایک ہی درجہ کے رشتہ دار ہوں تو مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ ملے گا ۔

سوال :- صنف رابع (چوتھی قسم کی اولاد میں ترکہ کی تقسیم کا طریقہ بیان کریں ۔؟
جواب :- چوتھی قسم کے ذی رحم وارثوں کی اولاد کا وہی حکم ہے جو پہلی قسم کے ذی رحم وارثوں کا تھا ۔
قریب کا رشتہ دار ہوتے ہوئے دور والا محروم ہو گا ، تو پھو پھی کا بیٹا ہوتے ہوئے پھو پھی کے پوتے کو کچھ نہ ملے گا۔ اگر قریب اور دور ہونے میں سب اولاد .برابر ہیں تو اگر میت سے ایک رشتہ ہے تو مضبوط رشتہ والا حصہ پائے گا اور کمزور رشتہ والا مضبوط کے ہوتے ہوئے محروم رہے گا۔
اگر اس میں بھی .برابر ہوں تو عصبہ کی اولاد ذی رحم کی اولاد کو محروم کر دے گی ۔

مثال :- جیسا کہ میت نے ایک چچا کی بیٹی اور ایک پھو پھی کا بیٹا چھوڑا۔ تو چچا کی بیٹی ، پھو پھی کے بیٹے کو محروم کر دے گی ، کیونکہ لڑکی کا رشتہ عصبہ یعنی چچا کے ذریعہ سے ہے اور لڑکے کارشتہ ذی رحم یعنی پھوپھی کے ذریعہ سے ہے۔
اگر چند طرف کے ذی رحم وارثوں کی اولاد ہو جیسا کہ ایک تو خالہ کی اولاد اور دوسری پھوپھی کی اولاد تو اب مضبوط رشتہ والا کمزور رشتہ والے کو محروم نہ کر سکے گا۔

دیدار مصطفی ﷺ :-

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں کہ شیخ خلیفہ بن موسی مالکی سوتے جاگتے اکثر حضور کی زیارت کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کہ آپ کا اکثر کام حضور کے حکم ہی سے ہو تا ہے وہ حکم چاہے بیداری کے عالم میں ملا ہو یا خواب میں۔

ایک رات آپ کو سترہ مرتبہ نبی کریم کی زیات کا شرف حاصل ہوا، ایک مرتبہ حضور نے ان سے فرمایا:
"اے خلیفہ ! میرے دیدار سے اکتاہٹ محسوس نہ کرنا کہ یہ ایسی سعادت ہے کہ بے شمار ایسے اولیاے عظام ہیں جو میرے دیدار کی حسرت لے کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن زیارت نہ کرسکے۔

(امام سیوطی، تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک،ص۲۵)